فتاویٰ

ال۔ (۱) صدقہ فطر اور قربانی کے چمڑے یا زکوٰۃ کا مال مسجد پر خرچ کر سکتے ہیں یا نہیں مثلاً لیپنا تھوپنا یا اس میں روشنی کرنا یا اطراف مسجد کی دیواروں کی مرمت کرنا وغیرہ

لوگ کہتے ہیں کہ بیعت کرنا سنت ہے کیا یہ صحیح ہے؟

صحیح مسلم کی حدیث میں ہے کہ بغیر بیعت امام کے جو موت آئے وہ جاہلیت کی موت ہے اس امام سے کونسا امام مراد ہے؟

یہاں پر یہ کہاوت مشہور ہے کہ کوڑھی (یعنی جس کے جسم پر سفیدی آگئی ہو) مرنے کے بعد سڑتا گلتا نہیں اور اس کے ناخن بال بڑھتے جاتے ہیں۔ کیا یہ صحیح ہے۔

ایک عورت نیک بخت پارسا ہے صوم وصلوٰۃ کی پابند ہے لیکن اسکا خاوند بے نمازی اور نشہ آور چیزوں کا عادی ہے۔ ایسے خاوند ساتھ عورت اپنی عمر گذارتی ہے کیا اس عورت کی عبادت قیامت میں اسکے کام آئیگی۔

صبح کی نماز میں دعا قنوت میں قرآنی دعاؤں کو مثلاً ربنا آتنا وغیرہ پڑھنا جائز ہے یا ناجائز؟

عبدالرحیم مدرس وپیش امام مسجد اہلحدیث ہرنیالی

جواب:۔ (۱) چرم قربانی کی قیمت اور صدقہ فطر مسجد کی تعمیر یا اس کی اصلاح ومرمت میں صرف کرنا جائز یں ہے۔ چرم قربانی کا مصرف فقرا ومساکین ہیں (بخاری وغیرہ) البتہ قربانی کرنے والا چمڑے سے بغیر فروخت کئے نے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ صدقہ فطر اور زکوٰۃ کے مصارف ایک ہیں جو قرآن کریم کی آیت ۶۱ سورہ ۹ میں بالتفصیل کور ہیں اور مسجد زکوٰۃ کے مصارف ثمانیہ میں سے نہیں ہے۔

(۲) کسی متقی متورع متدین عالم سے جو بیعت کرنے کو ذریعہ معاش نہ بنائے بیعت ہونا یعنی اسکے ہاتھ پر توبہ کرنا اور عمل الح کی پابندی کا عہد کرنا جائز اور مباح ہے کما یدل علیہ حدیث عبادۃ بن الصامتؓ المروی فی الصحیحین فان نبی صلی اللہ علیہ وسلم قد بایع الصحابۃ علی الامور التی ذکرت فی الحدیث الذی اشرنا الیہ بعد فتح مکۃ علی ما حققہ حافظ فی شرح کتاب الایمان من صحیح الامام البخاری وکما یدل علیہ حدیث عوف بن مالک الاشجعی قال کنا عند سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الا تبایعون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فردہا ثلث مرات فقدمنا یدینا فبایعناہ فقلنا یا رسول اللہ بایعناک فعلام قال علی ان تعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئا والصلوات الخمس پاسر کلمۃ خفیتان لا تسئلوا الناس شیئا (نسائی ۱۸۹)

(۳) اس امام سے مراد وہ شخص ہے جو صاحب حکومت ہو، اجرائے حدود شرعیہ کی قوت رکھتا ہو۔ مسلمانوں کے ملکی